مرد قلاش رضی اللہ عنہ

سیرت حضرت بندگی میاں شاہ نظام دریائے وحدت آشام

بتقریب بہرۂ عام شریف

۷ ذی قعدہ ۱۳۷۴ھ

حسب فرمائش

فقیر سید یعقوب ابن حضرت مشائخ سید الہداد صاحب مرحوم مغفور اہل چن پٹن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

برگزیدۂ حضرت ملک العلام ،مقبول بارگاہ رب الانام، امام العارفین ، نظام المّلۃ والدین، بندگی شاہ نظام، دریائے وحدت آشام رضی اللہ عنہ، شیخ الاسلام بابا فریدالدین گنج شکر کی اولاد سے ہیں جن کا سلسلہ نسب امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظمؓ پر ختم ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بابا فریدالدین کے چار پشت بعد آپ کے والد بزرگوار شاہ خداوند ملک پورب شہر جالیس میں ایک بڑی حکومت کے حکمران وفرماں روا تھے۔ آپ کے دو فرزند تھے جن میں بڑے فرزند شاہ نظام الدین علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ وامور سلطنت وامور مملکت سے واقف تھے۔ والد کے بعد ارکانِ دولت واعیان مملکت کے مشورے سے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ کی سطوت وصولت ، حشمت وشہرت کا دبدبہ اطراف و اکنافِ مملکت میں پھیل گیا تھا۔ کوئی حکومت حملہ آوری ودست اندازی کرنے کی جرأت نہیں رکھتی تھی۔ سب کے دلوں پر ریاست کا رعب وداب بیٹھ گیا تھا۔ چونکہ آپ کی فطرت میں قدرت نے عجز وانکساری، دینداری، خداطلبی وعشق الٰہی کوٹ کوٹ کر بھردی تھی کہ دنیا واسباب دنیا سے

بیزاری نفرت ہوتی چلی۔حکومت ریاست سے علاحدگی بھلی معلوم ہوئی۔ایک دن دل بے قابو بے قرار ہوگیا۔اپنے اعیان وارکان سے مشورہ کیا۔اپنی آبائی حکومت چھوڑنے اور حرمین شریفین (مکہ ومدینہ) کی زیارت کا شوق بتلایا۔اپنی حکومت اور اقتدار چھوٹے بھائی کے سپرد کرنے اور ارکان حکومت کو تدبیر وتدبر سے ریاست سنبھالنے کی وصیت فرمائی۔ارکان دولت نے کہا،ایسا نہ ہو کہ مفسد اٹھ بیٹھیں، ملک میں فتنہ وفساد برپا ہوجائے۔بہتر ہے کہ آپ ریاست کے نشیب وفراز کو خود ملاحظہ فرمائیں۔اور نیابتاً نگرانی کرتے رہیں۔غرض ارکان دولت کے اصرار پر خود نگران کار رہے اور اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ عنان حکومت سپرد کردی۔جب یہ خبر اطراف واکناف میں پھیل گئی، قابو طلب ریاستیں مقابلہ کے لئے آمادہ ہوگئیں، ان میں سے ایک نے فوج کشی کی۔ادھر سے بھی جنگ کی تیاری شروع ہوئی۔طرفین سے مقابلہ ہوا۔جب آپ کی فوج پست ہوتی نظر آئی، اس وقت آپ نے اپنی ذات سے ایسی دلیرانہ وشجاعانہ حملے کئے اور دشمن کی ایسی سرکوبی کی کہ فوج میں ایک ہیجان و پریشانی پھیل گئی کہ فوجی سردار اسیر کرلیا گیا۔اس مقابلہ میں آپ کو خدائے تعالیٰ سے فتح آسمانی ونصرت غیبی عطا ہوئی۔اس لڑائی سے آپ کا رعب وداب سب پر بیٹھ گیا۔

منقول ہے کہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے راہ خدا میں بالکل بے سروسامانی سے ہجرت کی اور متوکلانہ حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔رہبرِ کامل کی تلاش وجستجو میں مکہ معظّمہ تشریف لے گئے، مناسک حج ادا کئے۔وہاں سے مدینۃ الرسول تشریف لے گئے۔زیارت حضرت رسالت نہاد ﷺ سے شرف اندوز ہوئے۔

2

منقول ہے کہ اثناء سفر میں جہاں کہیں کسی شیخ یا رہبر کی خبر مل جاتی، آپ ان کے نزدیک تشریف لے جاتے اور اپنا دلی مدعا جو خدا طلبی تھی، ظاہر کرتے۔سننے والے سن کر حیران ہوجاتے کہ کیا یہ ممکن الحصول ہے؟ اس زمانے کے علمائے محققین و پیران طریقت آپ کی علوہمتی وخدا طلبی دیکھ کر متحیر ہوجاتے اور کہتے کہ میاں آپ کا پیالۂ عشق ومحبت ہم سے بھرا نہیں جاتا۔یہ تو مہدیٔ آخر الزماں کا ہی کام ہے۔آپ ان کا انتظار فرمائیے۔یہ زمانہ مہدی علیہ السلام کی (بعثت) پیدائش کا پایا جاتا ہے۔آپ جس پیر طریقت کے نزدیک تشریف لے جاتے، اس سے مایوسی وناکافی کا جواب سنتے، مایوس وناکام واپس ہوتے۔مگر باوجود اس مایوسی وناامیدی کے خدائے قدوس نے آپ کے دل میں عشق ومحبت کی آگ ایسی سلگادی تھی جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہونی تھی، ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ہر وقت آپ کے دل میں کامل پیر کی طلب وتلاش، عشق ومحبت کی تابانیاں جلوہ افروز ہورہی تھیں۔"مریض عشق پر رحمت خدا کی"

منقول ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک خدا پرست اہل اللہ جو شیخ الاسلام کے نام سے موسوم تھے، جہاں آپ کو اپنا مقصد ومدعا حاصل ہونے کی پوری امید تھی، تعلیم وتلقین کی درخواست کی اور اپنا دلی مدعا ظاہر فرمایا۔شیخ الاسلام باوجود اپنے فضل وکمال کے آپ کے مراتبِ عالیہ و صفات جلیلہ دیکھ کر وہی کہا، جو اس سے پہلے اوروں نے کہا تھا۔آپ کا پیالۂ عشق بہت بڑا ہوا ہے۔خاتم الولی کے سوا کوئی دوسرا اس کو سیراب نہیں کرسکتا۔چونکہ آثار واخبار سے یہ زمانہ ظہور مہدی آخر الزماں کا پایا جاتا ہے، اگر ان سے ملاقات ہوجائے تو تمہاری دلی مقصد حاصل ہوجائے گا۔شیخ الاسلام کے اس جواب سے آپ کو اپنی ناکامی کا پورا یقین ہوگیا کہ فی زمانہ

میرے مقصد بر آری کسی سے نہیں ہوسکے گی۔ میرے عشق ومحبت کے پیالے کو بھرنے والی کوئی اور ہی ہستی ہے۔ شیخ الاسلام سے رخصت حاصل کرلی۔ وقت واپسی شیخ الاسلام نے ایک مٹھی مٹی دی اور کہا کہ جہاں کہیں دوراستے ملیں، وہاں تھوڑی سی خاک ڈال دیں۔ اس سے تم کوراہ صواب نظر آجائے گی۔ غرض آپ اپنے حصول مطلب وتلاش میں روم، شام، عراق وایران وغیرہ کی سیروسیاحت کرتے ہندوستان تشریف لائے اور شہر چاپانیر میں تکمیل دین کے لئے سلیم خان کی ایک میناری مسجد میں سکونت اختیار کی۔ سلیم خان کو آپ سے نہایت انس ودلی محبت پیدا ہوگئی تھی۔ انہی دنوں میں امامنا سیدنا مہدی موعود آخرالزماں چاپانیر کی ڈونگری میں نزول اجلال فرماکر وہاں کی جامع مسجد میں اقامت گزین تھے۔ اس سے قبل سیدنا مہدی موعود کے اخلاق حسنہ واوصافِ جمیلہ، بیان قرآن وپسخوردہ کے تاثیرات واثرات کی شہرت اطراف واکناف میں پھیل گئی تھی۔ چاپانیر میں سیدنا مہدی موعود علیہ السلام کے آنے کی دیر تھی کہ چند ہی دنوں میں آپ کی تشریف آوری کی خبر پھیل گئی۔ مجلس بیان قرآن میں لوگ جوق درجوق آتے۔ تھوڑی سی مدت میں ہزاروں کی تعداد ہوگئی۔ بیان قرآن کے وقت ہزاروں کا مجمع رہا کرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ مسجد کے درودیوار، درختوں کی ٹہنیوں پر چڑھ چڑھ کر بیان قرآن سنتے۔ سیدنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعجاز بیان تھا کہ قریب سے قریب بیٹھنے والے کو جس طرح سنائی دیتا تھا، اسی طرح دور سے دور کھڑے ہونے والے کو ویسا ہی سنائی دیتا تھا۔ ہزاروں کے دلوں سے دنیا کی محبت دور ہوگئی، سننے والوں پر قرآن حکیم کے وہ وہ رموز منکشف ہوتے تھے کہ بڑے بڑے علمائے خداپرست محوحیرت ہوجاتے تھے۔ کوئی بیان قرآن سنتے سنتے وہیں

بے ہوش ہوجاتا، کوئی زارزار روتا۔ غرض ہر ایک اپنی قوت ایمانی اور سمجھ کے موافق بیان قرآن سے مستفیض ہوتا تھا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے علم وفضل واسوۂ حسنہ کا شہرہ شہر کے ہر ایک سمت پھیل گیا۔ مریدوں، معتقدوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ واوصافِ کاملہ کی خبر سلطان محمود بیگڑھ تک پہنچ گئی۔ سلطان محمود بیگڑھ والئ گجرات آپ کے حالات وواقعات سن کر اپنے دو معتمد وزراء، فرہادالملک وسلیم خان کو معہ چند علمائے کے تحقیق مذہب کے لئے روانہ کیا۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے جہاں امامنا مہدی موعود عالیہ السلام مغرب کے بعد بیان قرآن فرمارہے تھے۔ بہت ساری مخلوق بیٹھی ہوئی بیان سن رہی تھی۔ یہ لوگ بھی ایک گوشہ میں بیٹھ گئے۔ کسی نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ ان کی تعظیم وتکریم بجالائی اور نہ ان کے آداب ومنزلت کا خیال کیا۔ فرہادالملک وسلیم خان کے دل بیان قرآن سے لطف اندوز ہورہے تھے اور ان علماء ہواوہوس کے قلب ترک تعظیم وتکریم سے حسد وعناد کی آتش میں جل رہے تھے۔ تھوڑے ہی وقت میں مجلس برخاست ہوئی۔ فرہادالملک وسلیم خان جن کے دلوں میں نور ایمان موجزن تھا، صاحب ایقان وتمیز تھے، اسی وقت مرید ومعتقد ہوگئے۔ اور علماء حرص وہوا اپنی تعظیم وتکریم کے نہ ہونے کو اپنے لئے باعث ذلت وندامت خیال کرکے مجلس سے چل دئے۔ غرض سلطان محمود والئ گجرات اپنے وزراء ذی شان کی حقیقتِ حال سے واقف ہوکر دل سے سیدنا مہدی موعود علیہ السلام کا معتقد ومنقاد ہوگیا۔

منقول ہے کہ سلیم خان حضرت سیدنا بندگی میاں شاہ نظام وحدت آشامؓ سے نہایت

خلوص وعقیدت رکھتے تھے۔عرض کیا کہ آپ کو جس پیر کامل کی تلاش وجستجو تھی، خدائے ذوالجلال والاکرام نے ویسے ولیٔ کامل اعلیٰ صفات سید السادات ہم خلق رسول اللہ ﷺ کو بھیج دیا ہے۔اس وقت سیدنا امام علیہ السلام جامع مسجد میں رونق افروز ہیں۔اس مقدس ہاتھ پر میں نے بیعت کرلی وتصدیق سے بہرہ اندوز ہوگیا ہوں۔آپ بھی جامع مسجد میں تشریف لے جایئے اور پیر کامل کے جمال احدیت سے دل بیقرار کو تسکین بخشئے۔اس بات کو سن کر فرطِ مسرت سے شاد وخرم سفید لباس زیب تن کئے قبلۂ حاجات کی خدمت اقدس میں تشریف فرما ہوئے۔ادھر حضرت سیدنا مہدی موعود علیہ السلام کو حکم خداوندی پہنچا کہ اے سید محمد ہمارا برگزیدہ بندہ ہمارے حصول دیدار کے لئے آرہا ہے۔اس کو ہم تک پہنچائیو۔حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے پیش قدمی کی۔حضرت سیدنا بندگی میاں شاہ نظام حضور اقدس میں حاضر ہوئے۔سیدنا آخر الزماں کی نظر کیمیا اثر جس کی عظمت و بزرگی ایک ہزار سال کی مقبولہ عبادت سے اعلیٰ وافضل ہے، سیدنا بندگی میاں شاہ نظامؓ پر پڑی، گلے سے لگایا اور ارشاد فرمایا۔

صورت زیباء ظاہری ہیچ نیست　　اے برادر سیرت زیبا بیار (یعنی)

حسن صورت گرچہ وہ مرغوب ہے　　حسن سیرت ہو تو کیا ہی خوب ہے

بندگی شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اپنے مولود میں بیان کرتے ہیں۔سیدنا مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت شاہؒ کو ذکر خفی کی تعلیم دی۔ارشاد فرمایا۔روغن، فتیلہ وچراغدان تیار تھا۔صرف روشن کرنا باقی تھا۔بندہ شمع ولایت سے روشن کردیا۔ذکر خفی کی تعلیم کے ساتھ ہی جذب استغراق کی ایسی حالت طاری ہوئی۔اس عالم کی خبر نہ رہی۔

سیدنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اپنی زبان درفشان سے فرمایا ''بھائی نظام در دجود خود نماند بلکہ از سرتاپا ذات احد گشت''

اس کیفیت خاص پر ارشاد فرمایا۔ بھائی نظام مردان خدا بے خبر نمانند۔اپنا پس خوردہ پلایا۔جب کچھ ہوش آیا، گوشہ نشینی وعزلت گزینی اختیار کرلینے کا ارادہ فرمایا۔کچھ دنوں آپ کے اشتغال من اللہ کی ایسی ہی حالت رہی۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا میر السید محمد مہدی موعود آخرالزماں حضرت بندگی شاہ نظام ی شان علومرتبت میں اپنی زبان فیض ترجمان سے جو بشارتیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے چند مختصر بشارتیں یہ ہیں۔

حضرت سیدنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا۔میاں نظام تنہا نہ آمدند، بلکہ بہ اجماع آمدند کہ ہمہ صفات واخلاق رسول اللہ ﷺ آوردند۔یعنی (بندگی) میاں نظام اکیلے نہیں آئے، بلکہ ایک اجماع کے ساتھ آئے ہیں۔جن میں رسول اللہ ﷺ کے تمام صفات واخلاق حسنہ موجود تھے۔

سیدنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ذات بھائی، نظام ولایت محمدی کی شمع ہے۔اس شمع سے بہت سارے شمع منور ہوں گے۔

حضرت سیدنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا۔خدائے تعالیٰ نے میاں نظامؒ کو خلافت نبوت کا فیض (بہرہ) بخشا ہے اور خاص خلیفۂ ولایت بنایا ہے۔

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص روئے زمین پر مردہ کو نہ دیکھا ہو تو میاں نظام کو دیکھے۔ مردہ برزمیں سے مراد وہ مردہ نہیں ہے جو روح پرواز ہونے کے بعد بے حس وحرکت پڑا رہتا ہے بلکہ اس سے وہ صفات صدیقیت مراد ہے جو مراتب انسانی کا دوسرا مرتبہ ہے جن کو صدیقین کہتے ہیں۔

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام مرد حضوری ہستند۔ میاں نظام مرد ربانی ہستند۔ (یہ مدارج فنائیت ہیں)

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام حافظ کلام اللہ وشاہد رویۃ اللہ اند۔

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام پس بندہ امام خواند شد۔ یعنی میاں نظامؓ بندہ کے بعد امام ہوں گے۔

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام ذات دریا اند، بکہ دریا نوش ان۔ چوں بندہ دریائے ربوبیت بریزد، ہمہ نوشند، ہمچناں ہفت دریار تختیم نوشیدند، لب گتر شدہ است۔

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام دیدند وچشیدند

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام مرد قلاش اند (اصطلاح صوفیہ میں قلاش ان اہل صفا کو کہتے ہیں جو لذاتِ نفسانی سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں)

5

حضرت سیدنا مہدئ موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام راحق تعالیٰ پردہ رویت داد۔ میاں نظام دریائے وحدت آشام اند۔

قرآن حکیم نے انسان کے مدارج ومراتب کی جو تقسیم باعتبار فضیلت وعظمت بیان فرمائی ہے، وہ چار جماعتوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسانیت میں سب سے اعلیٰ وافضل مرتبہ خداوند قدوس کے نزدیک رسولوں اور نبیوں کا مرتبہ ہے۔ رسولوں اور نبیوں کے مرتبہ کے بعد انسان میں سب سے زیادہ برگزیدہ جماعت صدیقین کی جماعت ہے۔ جماعت صدیقین کے بعد وہ نفوس قدسیہ ہیں جو اپنی جانوں کو راہ خدا میں نثار کردیا۔ شہداء کے بعد اعلیٰ وارفع مراتب میں صالحین کرام کا گروہ شامل ہے۔

قرآن حکیم کے بتائے ہوئے مراتب ومناسب میں ردوبدل کرنا ایمان کے برباد وتلف ہونے میں ذرا بھر بھی شک وگمان نہیں رہتا۔

پیغمبروں ورسولوں کے فضائل وخصائص میں کامل یقین رکھنا عین ایمان ہے۔ صدیقین کے خصوصیات ومناقب پر یقین رکھنا بھی درحقیقت عین ایمان ہے۔ اسی طرح شہدا وصالحین کی تقدیس وتصدیق بھی داخل ایمانیات ہے۔

حضرت سیدنا بندگی میراں سید محمد مہدی موعود آخرالزماں نے ارشاد فرمایا ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں۔ ایک گفتنی، دوم دانستنی، سوم چشیدنی، چہارم شدنی ہے۔ (انصاف نامہ)

حضرت سیدنا مہدئ موعود علیہ السلام نے حضرت بندگی شاہ نظام دریاء وحدت آشامؓ کی عظمت و برزگی میں جن بشارتوں سے مبشر فرمایا ہے۔ وہ ان مذکورہ قسموں میں کسی نہ کسی ایک قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ایک قسم جو گفتنی ہے، وہ منافقوں کی صفت ہے جو دائرہ ایمان سے ہٹتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا مہدئ موعود علیہ السلام جب کعبۃ اللہ تشریف لے گئے تو حضرت بندگی شاہ نظام، دریا وحدت آشامؓ بھی آپ کے ہمرکاب تھے۔ سیدناؑ نے فرمایا۔ اس سے پہلے بھی تم یہاں آئے تھے اور اب بھی آئے ہو۔ دیکھو کہ کیا کیفیت ہے۔ حضرت شاہؓ نے عرض کیا کہ پہلے جب آیا تھا تو کعبہ کو دیکھا تھا۔ اب میرانجی کی معیت میں صاحب کعبہ کو بھی دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی کہ بیت اللہ سیدناؑ کا طواف کر رہا ہے۔ اور فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پڑھ رہا ہے۔ سیدناؑ نے ارشاد فرمایا۔ خدائے ذوالجلال نے تم کو حق و صداقت کی آنکھ اور کان عطا کیے ہیں۔ جس سے دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا مہدئ موعود علیہ السلام نے مناسک حج و طواف کے بعد حکم خداوندی سے رکن و مقام کے درمیان ایک مجمع کثیر میں مَنِ اتَّبَعَنِىْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ (جو میری اتباع کرتا ہے وہ مومن ہے) پڑھ کر اپنی مہدیت کا دعویٰ فرمایا۔ اس جماعت میں حضرت بندگی شاہِ نظام، قاضی علاؤالدین بدریؓ اور ایک غیر معروف عرب (خضر) نے اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہا۔

منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت شاہ نظامؓ کو اپنے انوارِتجلیات سے ایسا منورو

رشون کرداے ہے کہ عرش سے فرش تک اور فلک سے سمک تک کوئی چیز پوشیدہ واوجھل نہیں ہے جس کی مثال ایسی ہوسکتی ہے کہ ہتیلی میں خشخاش کا دانہ اپنی حقیقتِ حال کو ظاہر کر رہا ہے۔

منقول ہے کہ سیدنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جو عادات واطوار اور اخلاق واوصاف ہیں، وہ بکلہٖ میاں شاہ نظام میں موجود ہیں۔

سیدنا مہدئ موعود علیہ السلام نے آیت **اللہ نور بسموایت** سے **لاتلھیھم تجاورۃ ولا بیع عن ذکر اللہ** (سورۂ نور آیت ۳۵ تا ۳۷) تک بندگی شاہ نظام کے حق میں بیان فرمایا کہ اس آیت کے حامل تم ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کا نزول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا ہے۔ (تاریخ سلیمانی، انصاف نامہ)

منقول ہے کہ ایک روز حضرت بندگی شاہ نظام، دریائے وحدت آشام کہیں جنگل میں تشریف لے جا رہے تھے، اتفاقاً آپ کی نظر ایک مندر پر پڑی جس میں ایک گوسائیں اپنے چیلوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ان کو دیکھ کر کہا کہ تو کیوں ان لوگوں کو ستا رہتا ہے جو کچھ انہیں بتلانا ہو بتلا دے۔ اس نے کچھ نہ جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت شاہؓ نے اس کے چیلوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس میں تم بیٹھے ہو، خدا کے حکم سے اگر تمام کا تمام خالص سونا ہو جائے تو کیا اس وقت ہم جو کہیں اس کو قبول کر لوگے، سبھوں نے کہا ہم ضرور تسلیم کر لیں گے۔ پھر آپ نے مکرر فرمایا کہ جو ہم کہیں گے اس پر اگر تم قائم رہو گے تو تم کو اس سے اس قدر فائدہ ہوگا کہ اس کو ہر وقت صرف کرنے پر بھی اس میں کسی طرح کی کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اگر تم اپنے

قرار سے ٹل جاؤ گے تو پچھتاؤ گے۔ یہ کہنے کے بعد حضرت شاہؒ نے اس مندر پر ایک خاص نظر ڈالی۔ جس کی نظر کیمیا اثر سے تمام کا تمام مندر مع بتوں کے خالص سونے کا ہو گیا۔ کسی نے بھی حضرت کی طرف توجہ نہ کی۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے تم اپنے قرار کے موافق کلمہ پڑھو اور تصدیق مہدیٔ موعود کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔ مگر وہ دنیا کے شیدائی اپنے کام میں ایسے سرگرم و مشغول تھے کہ وعدہ یاد دلانے پر بھی ادھر کا رخ نہیں کیا۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ دنیا کے فدائی پلٹنے والے نہیں۔ پھر حضرت شاہؒ نے فرمایا کہ اے دیوانو، تم جس چیز کو توڑ رہے ہو وہ سونا نہیں ہے۔ حضرت کا اتنا فرمانا تھا کہ وہ جو پتھر تھا وہ پتھر ہو گیا۔ جو مٹی تھی وہ مٹی ہو گئی۔ مگر جس قدر ٹوٹ گیا تھا وہ سونا ہی رہا۔ لوگوں نے جب آپ کے ان خوارق و عادات کو دیکھا تو انہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ ہر ایک اپنے مذہب و اعتقاد پر آپ کو اوتار کہتے ہوئے آپ کی طرف دوڑے آئے۔ آپؒ نے بھی تیزی سے قدم اٹھایا۔ تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک خشک ندی مل گئی۔ آپؒ نے ندی سے پار ہو کر ندی کی طرف انگلی سے اشارہ کیا کہ پرشو یا جاری شو۔ اتنا کہنا تھا کہ ندی میں پانی کا سیلاب آ گیا۔ جو لوگ پیچھے دوڑے آرہے تھے، ندی میں پانی دیکھ کر وہیں ٹھہر گئے۔ حضرتؒ نے دوسرے کنارے پر کھڑے ہو کر آواز دی کہ جو میرے عاشق صادق ہیں وہ اس ندی میں کود جائے۔ طالب زر تو ٹھہر گئے مگر ان سب میں ایک کود پڑا جس کو حضرتؒ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر کنارے پر لے لیا۔ خدا کے فضل و کرم سے حضرت کی نظر فیض اثر سے وہ طالب صادق اسی وقت اپنے مقصود کو پہنچ گیا۔ حضرت سیدنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہزار ہا طالبان خدا میں ایک اپنے مقصود کو پہنچتا ہے۔

7

منقول ہے کہ ایک روز حضرت بندگی شاہ نظام دریائے وحدت آشام کوہِ آبو کے قلعہ پر (جس کو آج کل آبو ماؤنٹ) کہتے ہیں اپنے خلفا و فرزندان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ حضرت میاں عبدالفتح نے عرض کیا کہ میاں کامل یا ولی کس کو کہتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا۔ کامل یا ولی وہ ہے جو اس پہاڑ کو جس پر ہم سوار ہے یہ کہے کہ چل، تو وہ پہاڑ چلنا شروع کر دے۔ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے اتنی بات ظاہر ہوئی تھی کہ کوہِ آبو حرکت میں آ گیا۔ حضرت شاہؒ نے ساتھ ہی فرمایا کہ میں نے تجھ کو چلنے کا حکم نہیں کیا تھا۔ اتنا کہنا تھا کہ پہاڑ ٹھہر گیا۔ سچ ہے ......سالک نے کہا ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الہ
تیرِ رضتہ باز گردانند نہ راہ

منقول ہے کہ حضرت بندگی شاہ نظام کا دائرہ اس قدر بڑا تھا کہ اس میں ہزارہا تارک دنیا و طالب مولیٰ کی ایک کثیر جماعت تھی۔ جن میں اکثر فقرأ حافظ قرآن تھے۔ آپ نے ان میں حفاظ کو اپنے چشم باطن سے دیکھ لیا تھا۔ ختم قرآن کے ساتھ تیس تراویح پڑھنے اور نماز سنت حاجات چار رکعت قبل وتر پڑھنے اور تسبیح میں اللہ الھنا، محمد نبینا کے بعد اللہ ربی و محمد نبی کہنے کی حضرت سیدنا مہدی موعود علیہ السلام سے اجازت حاصل فرمائی جن کی شان سفیر الطاعات ہے۔

منقول ہے کہ حضرت بندگی شاہ نظام کے دائرہ انوار (اندو ندرہ) میں حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے عرس مبارک میں اس قدر مجمع تھا کہ عرس کے روز ایک راسی تیرہ گائیاں ذبح

کی گئی تھیں لیکن اس جماعت کثیر کے لئے ایک ایک بوٹی بھی کافی نہیں ہوئی۔

گجرات کی زیارت کرنے والوں کے لئے عموماً اور حضرت بندگی شاہ نظام دریائے وحدت آشام کی زیارت سے مستفیض ہونے والوں کے لئے خصوصاً یہ بات معلوم کر لینی ضروری ہے کہ احمد آباد کی زیارت کے بعد کڑی اسٹیشن پر اتریں۔ کڑی اسٹیشن سے اندودرہ (انودرہ) چار میل ہے۔ حضرتؓ کا حظیرہ گاؤں سے شمال طرف تین سو قدم پر ہے۔ حضرت کا روضہ چار دیواری سے محصور ہے۔ حضرتؓ کا روضہ اور آپ کے ساتھ تین قبریں چبوترے پر ہیں۔ دراصل یہ قبرستان بندگی میاں فرض اللہ مہاجر مہدیؑ اور بندگی میاں حبیب اللہ مہاجر مہدیؑ کا ہے۔ جن کا وصال حضرت بندگی شاہ نظام کے پہلے ہوا تھا۔

8